وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا

مجدد الف ثانی
اور
فتنہ اکبری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب والطباعة والنشر

واعظ الجمعہ

حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور فتنۂ اکبری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

حضرت مجدِّد اَلفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور فتنۂ اکبری

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! حضرت شیخ مجدِّد اَلفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نام کسی تعارُف کا محتاج نہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا شمار اپنے زمانے کے بہترین اور جلیل القدر عُلماء میں ہوتا ہے، اللہ جلّ جلالہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو ظاہری وباطنی کمالات سے خوب نوازا، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے اکابر مشایخ میں سے ہیں۔

ولادتِ باسعادت اور اسمِ گرامی

ابو البرکات بدر الدین شیخ احمد سرہَندی مجدِّد اَلفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ولادتِ باسعادت ۹۷۱ھ/مطابق ۱۵۶۳ء کو ہندوستان کے علاقہ "سرہَند" میں ہوئی، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اصل نام شیخ احمد سرہَندی ابن شیخ عبد الاَحد رحمۃ اللہ علیہما ہے۔ آپ کا سلسلۂ نَسب

۲۹ واسطوں سے صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے[(۱)]، اسی نسبت سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فاروقی بھی کہا جاتا ہے۔

"روضۃ القیّومیہ" میں مذکور ہے کہ امام ربّانی حضور مجدّدِ اَلفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادتِ باسعادت پر کُل اولیائے امّت نے جمع ہو کر، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کو مبارکباد دی، اور آپ کے مَدراجِ عالیہ بیان فرمائے[(۲)]۔

"روضۃ القیّومیہ" میں مزید یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت مجدِّد اَلفِ ثانی قدّس سرّہٗ کی ولادت کے وقت مغل فرمانروا جلال الدین اکبر نے ایک وحشت ناک خواب دیکھا، کہ شمالی جانب سے ایک تُند و تیز ہوا آئی ہے، جس نے بادشاہ کو اس کے تاج و تخت سمیت اُٹھا کر زمین پر دے مارا ہے۔ بادشاہ اس خواب سے بہت پریشان ہوا، اس نے تعبیر بیان کرنے والوں سے دریافت کیا، تو اُنہوں نے یہ تعبیر بتائی کہ کسی ایسے بزرگ کے ظُہور کا وقت آپہنچا ہے، جس سے آپ کا نظامِ سلطنت بدل جائے گا[(۳)]۔

ابتدائی تعلیم

عزیزانِ محترم! شیخ مجدّدِ اَلفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچپن میں ہی پہلے قرآنِ کریم حفظ کیا، اور اس کے بعد مزید دینی تعلیم اور علومِ مُتداوِلہ اپنے والدِ گرامی حضرت شیخ عبد الاَحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیے، جو ایک ممتاز عالمِ دین اور صوفیانہ طبیعت و مزاج کے مالک تھے۔ بعد ازاں سیالکوٹ اور کشمیر تشریف لے گئے، جہاں اکابر عُلمائے کرام کی

---

(۱) "سیرتِ مجدّد الف ثانی" حسب نسب، ص۴۷ مُلخصاً۔

(۲) "روضۃ القیومیہ (اردو)" رکنِ اوّل، اُن واقعات کے بیان میں جو... الخ، ص۵۴، ملخصًا۔

(۳) ایضًا، ص۵۸۔

بارگاہ میں حاضر ہوکر معقولات، اور فنِ حدیث میں مہارت حاصل کی، حتّٰی کہ صرف ۱۷ سال کی عمر میں تمام تعلیمی مراحل سے گزر کر، درس وتدریس میں مشغول ہوگئے[۱]۔

اساتذۂ کرام

حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جن اساتذۂ کرام کے سامنے زانوئے تلمُّذ طے کیے، ان میں سے چند معروف علمائے دین کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت مخدوم عبد الاَحد فاروقی (والدِ ماجد)، (۲) حضرت شیخ کمال کشمیری، (۳) حضرت شیخ یعقوب کشمیری، (۴) حضرت قاضی بہلول بدخشی رحمۃ اللہ علیہم[۲]۔

بیعت واجازت

حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سلسلۂ نقشبند میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مرید وخلیفہ ہیں، اللہ جلّ جلالہ کے فضل اور مُرشِدِ کریم کی نظرِ کرم، صوفیانہ تربیت اور روحانی تصرُف کی برکت سے، حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس قدر باطنی کمالات حاصل ہوئے، کہ دیکھتے ہی دیکھتے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے علم وفضل اور بزرگی کی شہرت دُور دُور تک پھیل گئی، اور متلاشیانِ حق اور تشنگانِ علم دُور دراز سے آکر اپنی تشنگی دُور کرنے اور فیضیاب ہونے لگے۔

پیر ومرشد کا ادب واحترام

حضراتِ گرامی قدر! امام ربّانی مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے پیر ومُرشِد، حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا بڑا ادب واحترام کیا کرتے، اور مُرشِدِ کریم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

---

(۱) "تجلیاتِ امام ربّانی" "حیاتِ مجدِّدِ اعظم"، صـ۸۹، ۹۰، ملخصًا۔

(۲) "سیرتِ مجدِّدِ الف ثانی" "تعلیم وتعلُّم"، صـ۸۴، ملخصًا۔

بھی حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بڑی محبت فرماتے، اور انہیں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

"زُبدۃ المقامات" میں مذکور ہے کہ ایک روز حضرت مجدِّد پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حُجرے میں ایک تخت پر آرام فرما تھے، کہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تنِ تنہا تشریف لائے، خادم نے دیکھا تو حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیدار کرنا چاہا، مگر حضرت خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سختی سے منع فرمایا، اور حُجرے کے باہر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیدار ہونے کا انتظار فرمانے لگے، تھوڑی دیر بعد کچھ آہٹ ہوئی تو حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کُھل گئی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آواز دی: کون ہے؟ پیر و مرشِد حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "فقیر محمد باقی"، پیر و مُرشِد کی آواز سنتے ہی حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے قرار ہو گئے، اور باہر آکر نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنے مُرشِدِ کریم کے سامنے باادب بیٹھ گئے[1]۔

شُیوخ وسلاسِل

عزیزانِ مَن! شیخ احمد سرہندی فاروقی، المعروف بہ مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدِّد بزرگوں اور سلاسِلِ طریقت سے اکتسابِ فیض کیا اور نسبت و خلافت پائی، ان میں سے چند معروف مشایخِ طریقت کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت خواجہ محمد باقی باللہ، (۲) حضرت مخدوم عبد الاَحد فاروقی (والدِ ماجد)، (۳) حضرت شیخ یعقوب صرفی کشمیری، (۴) حضرت سیّد سکندر شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہم۔

---

(۱) دیکھیے: "تذکرۂ مجدِّد الفِ ثانی" پیر و مرشد کا ادب واحترام (حکایت)، ص۹، ۱۰ بحوالہ "زُبدۃ المقامات"۔

حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے مکتوب میں تین ۳ سلاسلِ طریقت میں اکتسابِ فیض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مجھے کثیر واسطوں سے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شرفِ اِرادت حاصل ہے، سلسلۂ نقشبندیہ میں ۲۱، سلسلۂ قادریہ میں ۲۵، اور سلسلۂ چشتیہ میں ۲۷ واسطوں سے "[۱]۔

اَولادِ اَمجاد

حضراتِ ذی وقار! اللہ ربّ العالمین نے حضرت مجدِّد شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ۷ بیٹوں، اور ۳ بیٹیوں سے نوازا، ان میں سے تین ۳ صاحبزادوں اور تین ۳ صاحبزادیوں کا بچپن میں ہی انتقال ہوگیا تھا۔ حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اَولادِ اَمجاد میں سے بیٹوں کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت خواجہ محمد صادق، (۲) حضرت خواجہ محمد سعید، (۳) حضرت خواجہ محمد معصوم، (۴) حضرت خواجہ محمد فرخ، (۵) حضرت خواجہ محمد عیسیٰ، (۶) حضرت خواجہ محمد اشرف، (۷) حضرت خواجہ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہم[۲]۔

خُلفائے گرامی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سلطانِ طریقت تھے، متعدّد بزرگانِ دین اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی رُوحانی توجہ کی برکت سے، ولایت کی منازل ودرَجات طے کیے، اور مَسندِ رُشد وہدایت پر فائز ہوئے، جن خوش بختوں کو حضرت مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی صحبت اور ہمنشینی میسّر آئی، اور

---

(۱) "مکتوباتِ امام ربّانی" دفترِ سوم ۳، مکتوب ہشتاد وہفتم ۸۷، جلد ۲، حصّہ نہم ۹، صـ۲۶۔

(۲) دیکھیے: "جواہرِ مجدِّدیہ" "تیسرا جوہر، اولادِ امجاد، صـ۱۱۰- ۱۱۳، ملتقطاً۔

اجازت وخلافت کے پروانوں سے سرفراز کیے گئے، اُن میں سے چند ممتاز خُلفاء حضرات کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت خواجہ محمد صادق، (۲) حضرت خواجہ محمد سعید، (۳) حضرت خواجہ محمد معصوم، (۴) حضرت میر محمد نعمان اکبرآبادی، (۵) حضرت شیخ حمید بنگالی، (۶) شیخ طاہر لاہوری، (۷) خواجہ محمد صدّیق کشمی، (۸) خواجہ صادق کابُلی، (۹) شیخ بدیع الدین سہارَنپوری، (۱۰) مولانا یوسف سمرقندی، (۱۱) شیخ احمد استنبولی، (۱۲) خواجہ محمد ہاشم، (۱۳) شیخ نور محمد بہاری، (۱۴) شیخ زین العابدین، (۱۵) سیّد مُحبّ اللہ مانک پوری، (۱۶) مولانا صغیر احمد رُومی، (۱۷) شیخ طاہر اللہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہم[۱]۔

تصنیفات

حضرت مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تصنیفات کے طَور پر سب سے زیادہ مشہور کتاب (۱) "مکتوباتِ امام ربّانی" ہے، یہ فارسی زبان میں ہے، البتہ اردو، عربی، ترکی اور انگریزی زبان میں اس کے تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے چار ۴ دیگر رسائل کے نام یہ ہیں: (۲) اِثباتِ نبوّت، (۳) تہلیلیہ، (۴) معارفِ لدُنیہ، (۵) شرحِ رُباعیات[۲]۔

سیرتِ مبارکہ

میرے محترم بھائیو! حضرت مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بڑے ہی بلند پایہ اور پاکیزہ سیرت کے حامل باعمل بزرگ تھے، "آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جامعِ علومِ شریعت وطریقت

---

(۱) ایضًا، حضرت مجدّد کے خلفاء، ص۱۱۳، ۱۱۴، ملتقطاً۔

(۲) "تذکرہ مجدِّد الف ثانی" تصانیف، ص۳۴۔

تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سنّتِ رسول کے پابند تھے، عبادت و مجاہدہ، صبر و شکر، علم و تواضُع، زُہد و تقویٰ، توکُّل و قناعت اور تسلیم و رِضا میں یگانۂ عصر تھے، نعمتِ الٰہی حاصل ہوتی تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے، اور کوئی تکلیف پہنچتی تو صبر فرماتے تھے، آدھی رات کو بیدار ہوکر عبادت میں مشغول ہوجاتے، اور نمازِ تہجد پابندی سے ادا فرماتے تھے"[1]۔

اِتّباعِ شریعت

عزیزانِ محترم! شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریعت کے بڑے پابند تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک محبتِ رسول کا سب سے بڑا تقاضا ہی یہ تھا، کہ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ، اور شریعتِ مطہّرہ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ حضرت مولانا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "(حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اس حال کو جس میں شریعت اور اہلِ سنّت وجماعت کی رائے کی مُخالفت ہوتی قبول نہ کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ اَحوال شریعت کے تابع ہیں، شریعت اَحوال کے تابع نہیں؛ کیونکہ شریعت قطعی ہے اور وحی سے ثابت ہے، اَحوال ظنّی ہیں جو کشف والہام سے ثابت ہوتے ہیں"[2]۔

آدابِ نماز کی رِعایت

جانِ برادر! حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمام اُمورِ شریعت، بالخصوص پنجگانہ نماز کو بڑے آداب اور خشوع وخضوع سے ادا فرماتے تھے، تقویٰ کا دامن ہمیشہ تھامے رہتے، اور نماز کے فرائض وواجبات، اور سُنن و مستحبات میں سے کوئی چیز

---

(۱) دیکھیے: "تذکرہ اولیائے پاک وہند" حصّہ ششم، باب ۵۲، سیرتِ پاک، ص۲۶۱، ملتقطاً۔

(۲) دیکھیے: "رسائلِ مجدّدِالفِ ثانی" مجدّدِ الفِ ثانی کردار وافکار، اِتّباعِ شریعت، ص۱۵۔

ترک نہیں فرماتے تھے۔

حضرت مولانا بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنا ذاتی مُشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ "میں حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز دیکھ کر بے اختیار ہو جاتا، اور یہ یقین رکھتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھتے ہیں، اور اسی طریقے کے مطابق نماز ادا فرماتے ہیں، یوں تو اس فقیر نے دوسرے علماء و مشایخ کو بھی دیکھا ہے، لیکن ایسی نماز کسی کی نہیں دیکھی"[1]۔

حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آدابِ نماز کی رعایت سے متعلق بذاتِ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ "لوگ ریاضت و مجاہدات کی ہوَس کرتے ہیں، حالانکہ کوئی ریاضت و مُجاہدہ آدابِ نماز کی رعایت کے برابر نہیں، (مزید یہ بھی ارشاد فرمایا کہ) بہت سے ریاضت کرنے والوں اور پرہیز گاروں کو دیکھا جاتا ہے، کہ رعایتوں اور احتیاطوں میں مشغول ہیں، لیکن آدابِ نماز میں سُستی برتتے ہیں"[2]۔

اہلِ سنّت وجماعت کے دامن سے وابستگی کی تلقین

حضراتِ محترم! شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدوں اور عقیدتمندوں کو اہلِ سنّت وجماعت کے دامن سے لپٹے رہنے کی بڑی تلقین کی، اور ارشاد فرمایا کہ "نَجات کا حاصل ہونا صرف اسی پر مَوقوف ہے کہ تمام اَفعال واقوال اور اُصول وفُروع میں اہلِ سنّت وجماعت کا اِتّباع کیا جائے، اور صرف یہی فرقہ جنّتی ہے، اس کے سوا جتنے فرقے ہیں سب زَوال کے مقام، اور

---

(۱) ایضاً، احتیاط وتقویٰ، ص۱۷۔

(۲) ایضاً۔

ہلاکت کے کنارے پر ہیں، آج اس بات کو کوئی جانے یا نہ جانے، کَل قیامت کے دن ہر شخص اس بات کو جان لے گا، مگر اس وقت کا جاننا کچھ نفع نہ دے گا!"[1]۔

عقیدہ اَفضلیتِ صحابہ سے متعلق حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی رائے

برادرانِ اسلام! حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ صحابۂ کرام کی شان وعظمت اور مَراتب ودرَجات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، سب کا یکساں ادب واحترام فرماتے تھے، اور ان کے ساتھ محبت رکھتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو نیکی کے ساتھ یاد کرنا چاہیے، اور نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہی کی وجہ سے ان کے ساتھ محبت رکھنی چاہیے؛ (کیونکہ) ان کے ساتھ محبت رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے، اور ان کے ساتھ عداوَت سرورِ کشوَرِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہی کے ساتھ عداوَت ہے"[2]۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم میں باہم اَفضلیت کے اعتبار سے حضرت شیخ مجدِّد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا عقیدہ وہی ہے جو دیگر اہلِ سنّت وجماعت کا ہے، اس بارے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "خلفائے راشدین میں اَفضلیت کی ترتیب خلافت کی ترتیب کے مُوافق ہے، لیکن شیخین (یعنی سیّدنا ابوبکر صِدّیق اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما) کی اَفضلیت صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم کے اِجماع سے ثابت ہے[3]، اور اکثر اہلِ سنّت کا یہی مذہب ہے کہ سیّدنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد تمام صحابہ

---

(۱) "مکتوباتِ امام ربّانی" دفترِاوّل، مکتوب شصت ونہم ۶۹، جلد۱، حصّہ دُوم، ص۵۰، ملخصًا۔

(۲) ایضًا، مکتوب دوصد وشصت وششم ۲۶۶، حصّہ چہارُم، ص۱۳۲۔

(۳) ایضًا، ص۱۲۹۔

میں افضل حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور ان کے بعد حضرت سیّدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں[1]۔

محبتِ اہلِ بیت سے متعلّق حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عقیدہ

حضراتِ گرامی قدر! امامِ ربّانی حضور مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی بڑی محبت وعقیدت رکھتے تھے، اور فرماتے ہیں کہ "حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ محبت کا فرض ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے، اللہ عزّوجلّ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعوتِ حق، اور تبلیغِ اسلام کا عِوض امّت پر یہی قرار دیا، کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتداروں کے ساتھ محبت کی جائے، جیساکہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى‌ؕ وَمَنۡ يَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِيۡهَا حُسۡنًا﴾[2] "اے حبیب آپ فرما دیجیے! کہ میں اس خدمتِ دین اور احسان پر تم سے، سوائے قَرابت کی محبت کے کچھ اُجرت نہیں مانگتا، اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں خوبی بڑھائیں"[3]۔

تعلیماتِ امام ربّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضراتِ ذی وقار! حضرت مجدِّد شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات زُہد واِخلاص، تقویٰ وپرہیزگاری، فکرِ آخرت، اصلاحِ اعمال، اور تزکیۂ نفس پر مبنی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوبات اس کی واضح اور روشن مثال ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

---

(۱) ایضاً، ص۱۳۰۔

(۲) پ ۲٥، الشُّوری: ۲۳.

(۳) "مکتوباتِ امام ربّانی" دفترِ اوّل، مکتوب دوصد وشصت وششم ۲٦٦، جلد۱، حصّہ ۴، ص۱۲۴۔

اپنے مریدوں، عقیدت مندوں اور محبت رکھنے والوں کو جو تعلیمات ارشاد فرمائیں، اُن سب کا اِحاطہ اس مختصر سی تحریر میں کرنا تقریباً ناممکن ہے، البتہ چیدہ چیدہ تعلیمات واِرشادات حسبِ ذیل ہیں:

ترکِ دنیا کی تلقین

(۱) "ترکِ دنیا کی دو ۲ قسمیں ہیں: ایک تو یہ کہ ضروریات کے سوا تمام دنیوی مُباحات (جائز اُمور) کو بھی چھوڑ دیا جائے، یہ اعلیٰ قسم کا ترک ہے۔ اور دوسری قسم یہ کہ محرّمات اور مشتبہات سے اجتناب کیا جائے، اور مُباح اُمور سے فائدہ حاصل کیا جائے، یہ قسم بھی خاص کر ہمارے عہد میں نادرُ الوُجود اور کمیاب ہے"[۱]۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کی تاکید

(۲) سعادتِ اَبدی اور نَجات حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی متابعت و پیروی سے وابستہ ہے، اگر بالفرض ہزار سال تک عبادت کی جائے، سخت ریاضتیں اور کٹھن مُجاہدات کیے جائیں، مگر ان انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نورِ متابعت و تابعداری سے ہمارے سینے منوّر نہ ہوں، تو ان تمام ریاضتوں اور مجاہدوں کو ایک جَو کے بدلے بھی نہ خریدا جائے گا (یعنی ایسی ریاضتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی)، لیکن اگر دوپہر کا سونا (قیلولہ) جو سراسر غفلت ہے، ان حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مُتابعت و پیروی میں کرلیا جائے، تو یہ اُن ریاضوں اور مُجاہَدوں سے کہیں بڑھ کر ہوگا[۲]۔

---

(۱) ایضًا، مکتوب صد و شصت و سیوم ۱۶۳، جلد ۱، حصّہ ۳، ص۴۵، ۴۶۔

(۲) ایضًا، مکتوب صد و نود و یکم ۱۹۱، ص۷۷، ملخصًا۔

شریعت وطریقت میں باہمی تعلق

(۳) شریعت دنیا وآخرت کی تمام سعادتوں کی ضامِن ہے، اور کوئی ایسا مطلب نہیں جس کے حاصل کرنے میں شریعت کے سِوا کسی اَور چیز کی حاجت پڑے، اور طریقت و حقیقت دونوں شریعت کے خادِم ہیں[1]۔

نفسِ اَمّارہ کی پیروی کا نقصان

(۴) شیطان خواہشاتِ انسانی کی راہ سے آتا ہے، اور انسان کو مرغوب چیزوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے، دشمنِ خانگی نفسِ اَمّارہ کی مدد سے انسان پر غلبہ پاتا، اور اُس کو اپنا فرمانبردار بنالیتا ہے، در حقیقت ہماری بلا نفسِ اَمّارہ ہی ہے جو ہمارا جانی دشمن ہے، لہٰذا سب سے پہلے اپنے نفس کا سر کاٹنا چاہیے اور اُس کی تابعداری چھوڑ دینی چاہیے[2]۔

ظاہری وباطنی دَولت

(۵) حقیقت میں ظاہری دَولت یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو شریعتِ مصطفویہ کے اَحکام سے آراستہ کیا جائے، اور باطنی دَولت یہ ہے کہ اپنے باطن کو ما سوائے حق سبحانہ کی گرفتاری سے خلاص وآزاد کیا جائے"[3]۔

حضرت مجدِّدالفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے شاعرِ مشرق کی عقیدت

میرے محترم بھائیو! شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دینی خدمات، تبلیغی کوششوں اور رُوحانی مقام ومرتبہ سے بڑے متاثر

---

(۱) ایضًا، مکتوب سی وششم ۳۶، حصّہ ا، صـ۹۸۔

(۲) ایضًا، دفترسوم ۳، مکتوب سی وسیوم ۳۳، جلد ۲، حصّہ ہشتم ۸، صـ۸۴۔

(۳) "مکتوباتِ امام ربّانی" دفتراوّل، مکتوب چہل ونہم ۴۹، ج ا، حصّہ دُوم، صـ۲۱۱۔

تھے، بلکہ حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے گہری عقیدت و محبت رکھتے تھے، شاعرِ مشرق ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی حضور شیخ مجدِّد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے گہری نیاز مندی کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ ڈاکٹر اقبال نے باقاعدہ حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضری دی، اور آپ کی شان میں ایک منقبت بھی قلمبند فرمائی، جس میں حضرت مجدِّد پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی رُوحانی شان و عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر فرمایا: ؏

حاضر ہوا میں شیخِ مجدِّد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مَطلعِ انوار

اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اَسرار

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفَسِ گرم سے گرمیِٔ اَحرار

وہ ہند میں ہے سرمایۂ ملّت کا نگہباں
اللہ نے بَر وقت کیا جس کو خبردار[1]

بادشاہ جہانگیر کو سجدۂ تعظیمی سے انکار

حضراتِ گرامی قدر! حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا زمانہ اَز حد پُرآشوب تھا، ہر طرف بدعت وضلالت (گمراہی) کے اندھیرے پھیلے ہوئے تھے، کفر و شرک

(۱) "کلیاتِ اقبال" بالِ جبریل، منظومات، پنجاب کے پیرزادوں سے، ص۴۸۸، ۴۸۹۔

کی خزائیں زوروں پر تھیں، اکبر بادشاہ کی اسلام دشمنی اور جہانگیر کی آزاد رَوی کے سامنے حضرت مجدِّد پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عزم واِستقلال نے اندھیروں اور خزاؤں کا تسلُّط ختم کیا، اور شہنشاہوں کی اکڑی ہوئی گردنیں خم کردیں، جس وقت بادشاہِ وقت نے حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو سجدۂ تعظیمی کے لیے مجبور کیا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صاف انکار کیا اور ارشاد فرمایا کہ "جو سر بارگاہِ الٰہی میں جھکتا ہو، کسی اَور کے دروازے پر کیسے جھک سکتا ہے!"۔ سجدۂ تعظیمی سے انکار کے بعد حضرت شیخ احمد سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو طرح طرح سے ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا، لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پایۂ استقلال میں کوئی لرزش نہ آئی، ایسی جرأت، استقلال اور استقامت کی توقع سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لختِ جگر سے ہی کی جاسکتی ہے[1]۔

شاہ جہاں کی بادشاہت اور حضرت مجدِّد کی بِشارت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اللہ تعالی کے کامل ولی، واقف اَسرارِ حقیقت، اور مُقرَّبِ بارگاہِ اِیزدی تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جو دعا مانگتے وہ جلد سندِ قبولیت پالیتی تھی، منقول ہے کہ "ایک دن حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تنہا بیٹھے تھے کہ بادشاہ جہانگیر کا بیٹا شہزادہ خرم آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ "یہ عجیب بات ہے کہ میں نے ہمیشہ آپ کی طرفداری وحمایت کی، مگر آپ نے میرے حق میں دعا کے بجائے بادشاہ کے حق میں دعا فرمائی!" آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جواباً فرمایا کہ "مت گھبراؤ؛ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب تخت پر تو بیٹھے گا، اور تیرا لقب "شاہ جہاں" ہوگا"، شہزادہ خرم نے حضرت مجدِّد

---

(۱) دیکھیے: "رسائلِ مجدِّد الفِ ثانی" "مجدِّد الف ثانی کردار وافکار، عزم واستقلال، صـ۲۱، ملخصًا۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی کہ "مجھے بطورِ تبرک اپنی دستار عطا فرمائیں، تو امامِ ربّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی دستار شہزادہ خرم کو عطا فرما دی، جو کافی عرصہ تک مغل بادشاہوں کے پاس تبرکاً محفوظ رہی"[1]۔

حضور مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دینی خدمات

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! امامِ ربّانی حضرت شیخ احمد سرہَندی فاروقی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دینِ اسلام کی تبلیغ اور نشر واِشاعت میں گراں قدر دینی خدمات انجام دیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کو کتاب وسنّت کی دعوت دی، شرک وبدعت کے خلاف جدوجہد فرمائی، علمائے سُوء کی بیخ کنی فرمائی، جعلی پیروں کو بے نقاب کیا، حاکمِ وقت کے سامنے کلمۂ حق بلند فرمایا، اور دینِ اکبری کی صورت میں اٹھنے والے فتنے کا اس طرح خاتمہ فرمایا، کہ آج پوری دنیا میں کوئی اس کا نام لیوا یا پیروکار موجود نہیں!۔

تبلیغی وُفود کی روانگی

حضرت مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دنیا کے مختلف ممالک اور خِطوں میں مُتعدِّد تبلیغی وُفود روانہ فرمائے، جن میں یمن (Yemen)، شام (Syria)، روم (Rome)، ترکستان (Turkestan)، کاشغر (Kashgar)، بدخشان (Badakhshan)، اور خُراسان (Khorasan) وغیرہ خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں، اسی طرح حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شاہی لشکر میں تبلیغ کی غرض سے اپنے خلیفہ شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو روانہ فرمایا۔ شیعہ وزیرِ اعظم آصف الدَولہ کو جب اس صورتحال کا علم ہوا، تو وہ بڑا غضبناک ہوا، اور یہ کہہ کر بادشاہ جہانگیر کے خوب کان

---

(۱) "حضرت امام ربّانی مجدِّد الف ثانی شیخ احمد سرہَندی فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" آن لائن آرٹیکل۔

بھرے اور بھڑکایا، کہ یہ شخص بغاوت کی تیاریاں کررہا ہے، اس نے اندرونِ ملک اور فوج کے اندر ہی نہیں، بلکہ بیرونِ ممالک اپنے تبلیغی وُفود بھیج کر اپنا حلقۂ اثر بڑا وسیع کر لیا ہے، لہذا اپنے وزیر اعظم کے کہنے پر جہانگیر بادشاہ نے حضرت مجدّدِ الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید گورنروں کے تبادلے دُور دراز علاقوں میں کردیے، خانِ خاناں کو دَکن، خاں جہاں لودھی کو مالوہ (Malwa)، خانِ اعظم کو گجرات (Gujarat) اور مہابت خاں کو کابُل (Kabul) کا گورنر بنادیا[1]۔

الغرض یہ کہ "عہدِ اکبری اور جہانگیری میں مَسندِ اقتدار سے لے کر عوام کے انتہائی پسماندہ طبقے تک، سری لنکا (Sri Lanka) کے ساحل سے لے کر آسام (Assam) کے جنگلات تک، بحیرۂ عرب (Arabian Sea) کے جنوبی مسلم علاقوں سے لے کر چین (China) کی سرحدوں تک، حضرت مجدّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رُشد وہدایت کی جو شمع فروزاں کی، اس سے مذکورہ علاقوں کے ساتھ ساتھ پورا عالمِ اسلام منوّر ہوا، سلطنتِ مغلیہ کے مُقتدَر ایوانوں اور عام مسلم گھرانوں میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تجدیدی کارناموں کی بدَولت لاکھوں اَفراد کی اصلاح ہوئی، حضرت مجدّدِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے باکی، بے خوفی اور بے غرضِی کو دیکھ کر قُرونِ اُولیٰ کے مسلمان صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے"[2]۔

---

(۱) "تجلّیاتِ امام ربّانی" حیاتِ مجدّدِ اعظم، ص۹۹، ۱۰۰، ملخصًا۔

(۲) دیکھیے: "حضرت امامِ ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سوانح وعقائد ونظریات" آن لائن آرٹیکل۔

فکری وشُعوری تربیت

حضراتِ محترم! مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے مکتوبات کے ذریعے، اپنے اِرادت مند اُمرائے دربار کی فکری وشُعوری تربیت فرمائی، ان کے کردار وعمل کی تطہیر کی، قابلِ ذکر علماء کو مکتوب روانہ کیے، اور باہم رابطے کے لیے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا، اور اس مقصد کے لیے اندرونِ مُلک اپنے خُلفاء بھی پھیلائے۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اِحیائے اسلام کی جدوجہد کرنے والے کارکنوں کی سیرت، اَخلاق اور عادات کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ، ان میں جدوجہد کرنے، اور آگے بڑھنے کی تحریک پیدا فرمائی[1]۔

حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مِلّی وسیاسی خدمات

برادرانِ اسلام! حضرت شیخ مجدِّد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مِلّی وسیاسی خدمات کی بات کی جائے، تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کاوِشوں کے نتیجہ میں خُسرو کی جگہ جہانگیر تخت نشین ہوا، جہانگیر اسلام کے معیار پر اگرچہ پورا تو نہیں اترتا تھا، لیکن اس کے برسرِ اقتدار آنے سے مطلوبہ معیار تک پہنچنے کی راہ ضرور ہموار ہوئی، جہانگیر نے اسلام مخالف پالیسی (Policy) اپنانے سے گریز کیا، اور غیر جانبدار رہنے کو ترجیح دی، بعد اَزاں یہی غیر جانبداری شاہ جہاں کے عہد میں اسلام کی حمایت اور ہمدردی میں تبدیل ہو گئی، حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی روشن کی ہوئی شمع بڑھتے بڑھتے مینارۂ نور میں بدل گئی، لہٰذا جب شاہ جہاں کا بیٹا اَورنگزیب عالمگیر تخت نشین ہوا، تو اس نے تاریخ کا دھارا موڑ کر اسلام کی سَمت کر دیا، اور اپنی سرکاری حکمتِ عملی کی بنیاد اُن اُصول پر رکھی، جنہیں

---

(۱) "مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی علمی ودینی خدمات" باب ۱، تحریکِ مجدِّد... الخ، ص۵۶، ملخصًا۔

حضرت مجدِّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وضع فرمایا تھا"[1]۔

فتنۂ اکبری کی سرکوبی

عزیزانِ مَن! حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دینی خدمات میں سب سے نمایاں چیز فتنۂ دینِ اکبری کے خلاف جدوجہد اور اس کی سرکوبی ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے زمانے میں مغل بادشاہ اکبر برسرِ اقتدار تھا، ہجری اعتبار سے ایک ہزار سال مکمل ہونے پر اکبر بادشاہ کے بعض درباری علماء نے اسے اس بات پر اکسایا، کہ پچھلے ہزار سال میں دِین کی جو تعبیرات تھیں، وہ اب پرانی اور ناقابلِ عمل ہوچکی ہیں، اب دین کی نئ تعبیرات اور نئ علمی وفکری ڈھانچے کی ضرورت ہے، آپ بادشاہِ وقت ہیں، تمام اختیارات کے مالک ہیں، لہذا اگلے ہزار سال کے لیے بطورِ مجدِّد تجدیدِ دین کا اختیار بھی آپ ہی کو حاصل ہے، اکبر بادشاہ نے ان درباری اور دنیا کے طلبگار علمائے سُوء کی خوشامد اور بہکاوے میں آکر یہ اعلان کروادیا کہ "وہ مجتہدِ اعظم ہے، لہذا قرآن وسنّت کی تشریح، تعبیر اور فقہی اختلافات کی صورت میں، کسی حکمِ واحد کی تعیین وغیرہ کا اختیار اکبر بادشاہ کو حاصل ہے، وہ جو بھی حکم دے گا وہی دین وشریعت ہے"[2]۔ اکبر بادشاہ نے نفسانی خواہشات کے مطابق دینِ اسلام کی نئ تعبیر وتشریح کی، دین کا ایک نیا علمی وفکری ڈھانچہ بنایا، اور اسے "دینِ الٰہی" کا نام دیا[3]۔

---

(۱) ایضاً، ص۵۷۔

(۲) "سیرتِ مجدِّد الف ثانی" دوسرا دَور، ص۱۲۹، ملخصاً۔

(۳) ایضاً، تیسرا دَور، ص۱۳۶، ملخصاً۔

"دینِ الٰہی" کے نام پر مختلف مذاہب کا مرکّب

حضراتِ ذی وقار! اکبر بادشاہ نے اپنے اس مَن گھڑت اور نام نہاد "دینِ الٰہی" (فتنۂ اکبری) میں، ہندوستان میں بسنے والے سارے مذاہب کی چیدہ چیدہ باتوں کو لے کر ایک معجون دینِ مرکّب بنایا، اور ہندوستان میں بسنے والے ہندوؤں، عیسائیوں، پارسیوں، مجوسیوں اور مسلمانوں سمیت تمام مذاہب کے لوگوں کو خوش رکھنے کی کوشش کی[۱]، اکبر کے دینِ الٰہی میں سورج کی پرستش بھی تھی اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی عبادت بھی، حلال کاموں کے ساتھ ساتھ فعلِ حرام کی بھی اجازت دی گئی، سُور اور شراب کو جائز قرار دیا گیا، مشروط طَور پر زِنا کی بھی اجازت دی گئی، اور دوسری شادی کرنا حرام قرار دے دیا گیا، الغرض ایسے متعدّد غیر شرعی کاموں کا اِرتکاب کیا گیا، اور دینی اَحکام کو توڑ مروڑ کر حلال کو حرام، اور حرام کو حلال وجائز قرار دے دیا گیا[۲]۔

ستم بالائے ستم یہ کہ اس نام نہاد "دینِ الٰہی" (فتنۂ اکبری) کو باقاعدہ سرکاری مذہب قرار دیا گیا، اور یہ اعلان کیا گیا کہ ہندوستانی عوام کا اب یہی مذہب ہوگا، اور ہر عام وخاص پر اِس کے اَحکام وضوابط کی پابندی کرنا لازم ہوگا[۳]۔

حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی وفکری جد وجہد

جانِ برادر! حضرت شیخ احمد سرہَندی فاروقی نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "دینِ الٰہی" کے نام پر سر اٹھانے والے اس نئے فتنے کی سرکوبی کے لیے سب سے پہلے جد

---

(۱) ایضًا۔

(۲) "مجدّد الفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی ودینی خدمات" تیسرا دَور، ص۱۳۱، ملخصًا۔

(۳) "سیرتِ مجدّد الف ثانی" دوسرا دَور، ص۱۲۹، ملخصًا۔

وجہد کا آغاز فرمایا، اور باطل عقائد ونظریات کی بھرپور تردید فرمائی، فتنۂ اکبری کے خلاف آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جد وجہد علمی وفکری نوعیت کی تھی، حضرت شیخ مجدِّد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہندوستانی فوج (Indian Army)، بیوروکریسی (Bureaucracy) اور درباری اُمراء سے روابط قائم کیے، اپنے مکتوبات کے ذریعے فرداً فرداً اُن کی ذہن سازی فرمائی، اور انہیں اپنے مَوقف پر قائل کیا، سالہا سال کی جد وجہد بالآخر رنگ لائی، اور اکبر بادشاہ کا بیٹا جہانگیر اپنے دَورِ بادشاہت میں اپنے باپ کے اس مَن گھڑت "دینِ الٰہی" (فتنۂ اکبری) سے عملی طور پر دستبردار ہوگیا، اور دینِ اسلام کے اصل عقائد ونظریات کی طرف واپس لَوٹ آیا۔ بادشاہ کے حضور سجدۂ تعظیمی مَوقوف کر دیا گیا، گائے کی قربانی عام ہوگئی، بلکہ سب سے پہلے خود جہانگیر بادشاہ نے قلعہ کانگڑا میں حضرت مجدِّد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَوجودگی میں گائے ذبح کرائی، شراب پر پابندی لگادی گئی، اور بے شمار اصلاحات عمل میں لائی گئیں"[1]۔

"اے شارٹ ہسٹری آف ہندوپاکستان" (A Short History of India And Pakistan) میں ہے کہ "جہانگیر کی تخت نشینی کے بعد "دینِ الٰہی" (فتنۂ اکبری) اپنی مَوت آپ مرگیا، بہرکیف اس اِلحاد وارتداد کے خلاف جو زور دار آواز اٹھائی گئی وہ شیخ احمد سرہندی کی تھی، جن کو حضرت مجدِّد الفِ ثانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے"[2]۔

---

(۱) دیکھیے: "تجلّیاتِ امام ربّانی" افتتاحیہ، صـ۲۳، ۲۴۔

(۲) ایضاً، صـ۲۰ بحوالہ "اے شارٹ ہسٹری آف ہندوپاکستان"۔

مجدِّدِ الفِ ثانی کی وجہِ تسمیہ

جانِ برادر! دینِ اسلام کے اَحکام کو اس کی اصل شکل وصورت اور رُوح کے ساتھ بحال کرنے، اس کے لیے شب وروز کوششیں کرنے، قید وبند کی صُعوبتیں برداشت کرنے، اور ضلالت وگمراہی اور کفر وشرک کے تاریک دَور میں مینارۂ نور بن کر مجدِّدانہ کردار ادا کرنے کے سبب، حضرت شیخ احمد سرہَندی فاروقی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اگلے ہزار سال تک کا مجدِّد یعنی "مجدِّدِ الفِ ثانی" تسلیم کیا جاتا ہے۔

وصال شریف

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! عارفِ حقّانی حضرت مجدِّد شیخ احمد سرہَندی فاروقی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۲۸ صفر المظفّر ۱۰۳۴ھ / مُطابق ۱۶۲۴ء کو ہوا[۱]، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ چھوٹے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی، شیخِ مجدِّد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف سرہَند کے آبائی قبرستان میں ہے، جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدتمند اور فیض کے طلبگار حاضر ہوتے، اور مَن کی مرادیں پاتے ہیں۔

حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُرانوار ٹھیک اس مقام پر ہے جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں ایک نور دیکھا تھا، اور یہ وصیت فرمائی تھی کہ "میری قبر میرے بیٹے (حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی قبر کے سامنے بنانا، کہ میں وہاں جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری دیکھ رہا ہوں"[۲]۔

---

(۱) "حضرات القدس" وفاتِ ایشان، ق ۱۱۶۔
(۲) دیکھیے: "تذکرۂ مجدِّدِ الفِ ثانی" ص ۳۹، ۴۰۔

دعا

اے اللہ! ہمیں بزرگوں کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرما، ان کے نقشِ قدم کی پیروی کرنے کا جذبہ عطا فرما، حضرت مجدِّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ عنایت فرما، ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق مَرحمت فرما، ان کے مزار پُرانوار پر اپنی کروڑہا کروڑ رحمتوں کا نُزول فرما، دینِ اسلام کی خدمت کرنے، اور کلمۂ حق کہنے کی سعادت وجرأت عطا فرما، ہمارے عقائد واعمال کی اصلاح فرما، اور باطل عقائد ونظریات سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی

وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.